19

شفعہ میں طلب مواثبت اور طلب اشہاد کے وقت گواہ ہونا لازم

۲/۱۲/۳۱ھ

۱۱۸/۹۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں

میں "محمد رفیق" کی زمین کے متصل کسی کی زمین تھی اس نے اپنی زمین مسمّی زید پر فروخت کردی مجھے جس وقت اس کا علم ہوا اسی وقت میں نے گواہوں کے سامنے حق شفعہ کا مطالبہ کیا، پھر خریدار کے پاس جا کر اس سے اپنے حق شفعہ کا مطالبہ کیا اسی طرح بیچنے والے اور زمین کے پاس جاکر گواہوں کے سامنے مطالبہ کیا، اس پوری کارروائی کے بعد جب میں نے رقم مشتری کے پاس بھیج دی تو مشتری نے رقم لینے سے انکار کردیا اور کہا کہ حکم کے ذریعے سے شرعی فیصلہ کراں گے۔

اب آپ سے دریافت طلب امور یہ ہیں کہ

۱۔ کیا مجھے حق شفعہ حاصل ہے۔ نیز مجلس علم اور طلب اشہاد کے وقت گواہ ضروری ہیں یا نہیں۔

۲۔ اگر مشتری طلب مواثبت ~~اور اشہاد~~ کو تسلیم کرتا ہو اور طلب اشہاد کو بھی تسلیم کرتا ہو تو گواہوں کا کیا حکم ہے؟ کیا اس صورت میں طلب مواثبت کے گواہ کافی ہو سکتے ہیں۔

۳۔ دونوں طلبوں کے درمیان کوئی مدت بھی مقرر ہے یا نہیں؟

مستفتی: محمد رفیق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب باسم ملہم الصواب

۱۔ صورت مسئولہ میں آپ کو شفعہ کرنے کا حق حاصل ہے۔ مجلس علم میں طلب مواثبت کے وقت گواہوں کا ہونا ضروری نہیں ہے اور طلب اشہاد کے لیے گواہوں کا ہونا اپنے دعوی کو قاضی کے سامنے پیش کرنے کے وقت تو ضروری ہے، لیکن طلب اشہاد کی صحت کے لیے گواہوں کا ہونا صحیح قول کے مطابق شرط نہیں ہے۔ بالخصوص جبکہ مشتری اس کی طلب مواثبت اور طلب اشہاد کو تسلیم کرتا ہو۔

۲۔ اگر طلب اشہاد کے وقت تو گواہ نہ بنائے لیکن طلب مواثبت کے وقت گواہ بنالیے تھے اور مشتری کو بھی اس کی طلب سے انکار نہیں ہے تو یہ گواہ دونوں طلبوں کیلئے کافی ہو جائینگے۔

۳۔ طلب مواثبت کے بعد پہلی فرصت میں جیسے ہی وہ گواہ بنا لینے پر قادر ہو جائے، اس پر لازم ہے کہ طلب اشہاد کرے اور اس پر گواہ بنائے۔ وگرنہ شفعہ باطل ہو جائے گا۔

(وأما طلب الإشهاد) .... وليس الإشهاد شرطاً لصحة الطلب لكن ليتوثق حق الشفعة إذا أنكر المشتري طلب الشفعة .... فلا بد من الإشهاد وقت الطلب توثقاً.

(الفتاوى العالمگيرية: كتاب الشفعة، الباب الثالث، ۵/۱۷۲، رشيديه)

وأما الإشهاد على هذا الطلب فليس بشرط لصحته كما ليس بشرط لصحة طلب المواثبة وإنما هو لتوثيقه على تقدير الإنكار كما في الطلب الأول، وكذا تسمية المبيع وتحديده

---------- جاری ہے

Scanned by CamScanner

ليس بشرط لصحة الطلب والإشهاد في ظاهر الرواية.

(بدائع الصنائع، كتاب الشفعة، باب بيان كيفية الطلب، ٤/١١٩، رشيدية)

(رد المحتار مع الدر المختار: كتاب الشفعة، مطلب لو سكت لا تبطل ما لم يعلم المشتري والثمن، ٩/٣٧٥، دار المعرفة بيروت)

(شرح المجلة لرستم باز، كتاب الشفعة، الفصل الثالث، المادة ١٠٣٠، ١/٥٨٠، دار الكتب العلمية)

ولو أشهد في طلب المواثبة عند أحد هؤلاء كفاه وقام مقام الطلبين.

(الدر المختار: كتاب الشفعة، مطلب لو سكت لا تبطل.....، ٩/٣٧٥، رشيدية)

(البحر الرائق: كتاب الشفعة، ٨/٢٣٢، رشيدية)

(الفتاوى الهندية، كتاب الشفعة، الفصل الثالث، ٥/١٥٣، رشيدية)

(شرح المجلة لرستم باز: كتاب الشفعة، المادة ١٠٣٠، ١/٥٧٩، دار الكتب العلمية)

ثم طلب الإشهاد مقدر بالتمكن من الإشهاد فمتى تمكن من الإشهاد عند حضرة واحد من هذه الأشياء ولم يطلب الاشهاد بطلت شفعته نفيا للضرر عن المشتري.

(الفتاوى الهندية، المصدر سابقاً، ٥/١٧٢، رشيدية)

ومدة هذا الطلب مقدره بالتمكين من الإشهادة مع القدرة على أحد هؤلاء الثلاثة حتى لو تمكن ولم يطلب بطلت شفعته.

(البحر الرائق: كتاب الشفعة، ٨/٢٣٢، دار الكتب العلمية)

(تنقيح الفتاوى الحامدية، كتاب الشفعة، ٢/١٨٣، حقانية پشاور)

(الدر مع الرد: كتاب الشفعة، باب ما يبطلها، ٩/٣٩٩، دار المعرفة) فقط

والله تعالى أعلم بالصواب

كتبه:
محمد راشد ڈسکوی
المتخصص في الفقه الإسلامي
بالجامعة الفاروقية بكراتشي
٢٥/١٢/٣٠هـ

الجواب صحيح
محمد يوسف أفغاني
٣١/١/٢هـ

الجواب صحيح
[illegible]
٣١/١/٢هـ

جامعة فاروقية دار الإفتاء
شاه فيصل كالوني نمبر ٤ كراتشي (پاكستان)